آفرین کہتے۔" ابن عطا اور جبائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتزال سے توبہ کر لیتے۔ یا غزالی کرنے لگتے یا ابن عربی شادکام ہوتے ...... الخ" اس طرح کا غالیانہ انداز بیان کسی بھی اچھے علمی کارنامے کی قدر و قیمت بڑھانے کے لیے مفید نہیں ہوتا بلکہ واعظانہ اور فرقہ دارانہ سا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔

شیر محمد خاں صاحب کو یہ افسوس ہے کہ کسی عالم دین نے اس تفسیر پہ توجہ نہیں کی اور نہ قلم کو حرکت دی۔ قلم کو حرکت دینے والا اگر کوئی کلمہ اختلاف لکھ گیا تو بے چارہ ماہر القادری مرحوم کے لیے استعمال شدہ الفاظ کی ضربات شدید سہے گا۔ کہا گیا ہے کہ (تبصرہ) جوان الفاظ کے بغض و حسد اور علمی بے بضاعتی کا بین ثبوت ہے"۔ اور اگر تعریف ہی مطلوب ہے تو وہ آپ جیسے "علمائے کرام" دا اکھول کر کہہ ہی رہے ہیں۔ نقد و نظر کا اس نگری میں رواج ہی نہیں۔

تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی از مولینا محمد حنیف یزدانی۔ ناشر: مکتبہ نذیریہ، چناب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور۔ قیمت: دس روپے۔

قابل تعریف ہے یہ امر کہ مؤلف نے کسی اختلافی نقطہ نظر کو ابھارنے سے زیادہ یہ کاوش کی ہے کہ مولینا احمد رضا خاں بریلوی مشہور شدہ نزاعی مسائل میں کیا فتویٰ دیا ہے۔ توحید، رسالت، بشریت، نور، علم غیب، حاضر ناظر، زیارت قبور، عورتوں کا عرسوں کے میلوں پر جانا، تیجہ، چالیسواں، ایصال ثواب، درود شریف قبل اذان و بعد اذان اور دیگر متعدد رسمیات اور بدعات کے متعلق جناب بریلوی کی جو رائیں حوالوں کے ساتھ دی گئی ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پیراں نمی پرند، مریداں می پرانند، بلکہ بہ انداز ضرورت می پرانند، دوسرے یہ کہ ہم عامی لوگ مناظرانہ اور فرقہ دارانہ بحثوں سے اتنے مسحور ہو جاتے ہیں کہ اس حقیقت تک رسائی نہیں ہوتی کہ بنیادی عقائد و مسائل میں جملہ اہل علم و تفقہ کے فتوے تقریباً یکساں ہیں۔ مولینا حنیف یزدانی کی یہ کوشش اس دوری کو کم کرنے کا ذریعہ ہے جو "اصحاب حلقہ رضا" کی "جارحانہ بریلویت" اور اس کے جواب میں ویسی ہی "جارحانہ رد بریلویت" کے